شادی کے بعد انکشاف ہوا کہ بیوی کنواری نہیں بلکہ اس کے ایك رافضی کے ساتھ تعلاقت تھے کیا اسے طلاق دے دے ؟

اكتشف أن زوجته ليست بكراً وأنها كانت على علاقة مع رافضي فهل يطلقها ؟

[أردو - اردو - urdu]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

شادی كے بعد انكشاف ہوا كہ بیوی كنواری نہیں بلكہ اس كے ایك رافضی كے ساتھ تعلاقت تھے كیا اسے طلاق دے دے ؟

میں نے ایك اچھے خاندان كی لڑكی سے شادی كی، لیكن شادی سے قبل اس كے بارہ میں دریافت كرنے سے انہوں نے مجھے بتایا كہ وہ ایك رافضی نواجوان سے محبت كرتی تھی اور اس كے گھر والوں نے رافضی ہونے كی بنا پر قبول نہیں كیا.
میں نے ان كے قابل بھروسہ دوستوں سے دریافت كیا تو ان كا كہنا تھا كہ:
ان كا آپس میں كوئی تعلق تو نہ تھا، وہ لوگوں كے سامنے صرف اكٹھے بیٹھا كرتے تھے، اس لیے میں نے اس سے شادی كرنے كا فیصلہ كر لیا تا كہ میں اسے غلطی سے چھٹكارا دلا سكوں.
لیكن جب میری رخصتی ہوئی تو میں نے اسے كنواری نہیں پایا، اور اس نے میرے سامنے اعتراف كیا كہ اس سے جنسی تعلقات قائم كیے تھے، لیكن دخول نہیں ہوا، ہو سكتا ہے اسے علم نہ ہو اور اس رافضی نے دخول كر دیا ہو.
وہ توبہ كر چكی ہے، اور اپنے كیے پر نادم بھی ہے، میں نے فیصلہ كیا كہ كچھ عرصہ تو میں اس كی ستر پوشی كرتا ہوں اور پھر اسے طلاق دے دوں گا، لیكن اسے حمل ہوگیا، اب مجھے بتائیں كہ میں كیا كروں ؟
اس كے جس لڑكے كے ساتھ تعلقات تھے میں اسے جانتا ہوں، اور وہ بھی مجھے جانتا ہے، اور میں غصہ سے مر رہا ہوں یہ علم میں رہے كہ میں دینی التزام كرتا ہوں، اور بیت اللہ كا حج بھی كر چكا ہوں، اور ایك صلاۃ و صوم كی پابندی كرنے والے خاندان سے تعلق ركھتا ہوں جو سنت پر عمل كرتا ہے ؟

الحمد للہ:

سوال سے تو ہمیں یہی سمجھ آئی ہے كہ حمل آپ كا ہی ہے اور ظاہر یہی ہوتا ہے كہ اس رافضی كے ساتھ اس لڑكی كے تعلقات اور اس سے جنسی تعلقات كے بعد كچھ عرصہ گزار ہے، جس میں اس لڑكی كو حیض بھی آیا اور اس سے بھی زیادہ عرصہ ہوا ہوگا.

ہمیں جو سمجھ آئی ہے اگر واقعہ اس کے علاوہ کچھ اور ہو تو آپ ہمیں دوبارہ ای میل کریں کر کے صورت حال کی وضاحت کریں، اور اگر ہم جو سمجھیں ہیں وہ صحیح اور واقعہ کے مطابق ہے تو پھر آپ کا اپنی بیوی سے عقد نکاح شرعی ہے اور اس کا حمل آپ سے ہوا ہے، نہ کہ اس خبیث شخص سے.

آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ:

آپ کو اپنی بیوی کی توبہ اور اس کی ندامت اور اس کی حالت کی اصلاح کو مدنظر رکھیں، اگر آپ دیکھیں کہ وہ اپنی حالت بدل کر اپنے آپ کو صحیح کر چکی ہے تو پھر آپ بھی اس کے ساتھ زندگی کا نیا صفحہ کھولیں جو صاف اور شفاف سفید ہو، اور آپ اسے اپنے نکاح میں ہی رکھیں اور طلاق مت دیں اور جو کچھ ہو چکا ہے اسے اس کے لیے بطور سبق رہنے دیں، تا کہ وہ یہ جان لے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اس پر کتنا فضل و کرم کیا ہے کہ اللہ نے اس کے لیے آپ جیسا شخص مسخر کر دیا جو اس کی پردہ پوشی کر رہا ہے.

اور اس کے لیے اس میں یہ سبق بھی ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو اس معصیت میں پڑنے سے بچائے جس میں وہ خود پر چکی ہے، اور ان کی طہارت و پاکیزگی اور عفت و عصمت پر تربیت کرے اور شیطانی چالوں کی بنا پر جو اپنی عزت کھو چکی ہے وہ اپنی بیٹیوں میں محفوظ کر سکے.

اور اگر آپ دیکھیں کہ اس نے سچی اور پکی توبہ نہیں کی اور اپنے کیے پر یقینی طور پر نادم نہیں، اور آپ دیکھیں کہ وہ معافی کے قابل نہیں، اور آپ اس کے ساتھ بالکل نیا صفحہ کھولنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو پھر آپ اسے طلاق دے دیں چاہے وہ حاملہ ہی ہے، کیونکہ ایسا کرنا اسے اور اس کے عاشق کو دیکھ کر اپنے آپ کو عذاب میں ڈالنے سے بہتر ہے، اور اس کے لیے بھی آپ کے برے معاملہ سے بہتر ہے، کہ آپ ہر وقت اسے شك و شبہ کی نظر سے دیکھیں.

اس كے ساتھ يہ تنبيہ ہے كہ:

اگر آپ پہلا حل اختيار كريں تو آپ كو ان شاء اللہ بہت زيادہ اجروثواب ہوگا، اس طرح آپ اس كى توبہ ميں معاونت كريں گے، اور اس كى حالت كى اصلاح ميں ممد و معاون ثابت ہونگے، اور آپ اس كى مكمل ستر پوشى كا باعث بنيں گے، اور آپ نے ايسا كام كر كے اس كى بہت بڑى تكليف اور مصيبت دور كر دى، اور اسے بہت زيادہ آسانى مہيا كى، اور آپ اس عمل كى بنا پر اپنے رب كا وعدہ مستحق ٹھريں گے، اور وہ اس وقت آپ كى مدد كريگا جب آپ اس مدد كے بہت زيادہ محتاج اور ضرورتمند ہونگے يعنى قيامت كے روز، اور يہ بہتر عظيم اجر ہے.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس كسى نے بھى كسى مومن كى دنيا كى تكليف اور مصيبت دور كى تو اللہ تعالى اس كى روز قيامت كى تكليفوں ميں سے تكليف اور مصيت دور كريگا، اور جس كسى نے بھى كسى تنگ دست پر آسانى كى اللہ تعالى اس پر دنيا و آخرت ميں آسانى پيدا كريگا، اور جس كسى نے بھى كسى مسلمان كى ستر پوشى كى اللہ سبحانہ و تعالى اس كى دنيا و آخرت ميں ستر پوشى كريگا، اور اللہ تعالى بندے كى مدد ميں ہوتا ہے جب تك بندہ اپنے بھائى كى مدد كرتا ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (٢٦٩٩).

امام نووى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اس حديث ميں مسلمان شخص كى اعانت و مدد كرنے اور اس كى تكليف و مصيبت دور كرنے، اور اس كى غلطيوں پر پردہ ڈالنے كى فضيلت بيان كى گئى ہے.

اور تكليف اور مصيبت دور كرنے ميں يہ بھی شامل ہے كہ اگر كوئی شخص اس كی تكليف اپنے مال سے دور كر دے، يا پھر اپنے مقام اور مرتبہ كی وجہ سے، يا پھر مدد و تعاون كے ساتھ دور كر دے، ظاہر يہی ہوتا ہے كہ: اس ميں اشارہ اور رائے اور راہنمائی كے ساتھ تكليف دور كرنا بھی شامل ہوگا.

يہاں مندوب ستر پوشی يہ ہے كہ: ان لوگوں كی ستر پوشی كی جائے جو اذيت و تكليف دينے ميں معروف نہيں، اور فساد خرابی كرنے ميں مشہور نہيں ہيں، ليكن جو شخص اذيت و تكليف دينے ميں معروف ہو اس كی پردہ پوشی نہ كرنا مستحب ہے.

بلكہ اگر اس سے خرابی كا خدشہ نہ ہو تو ايسے شخص كا معاملہ تو حكمران كے سامنے اٹھانا چاہيے؛ كيونكہ اس كی ستر پوشی كرنا تو اسے اذيت دينے ميں اور زيادہ كريگا، اور وہ لوگوں كی عزت خراب كرنے كی جسارت كريگا كہ اس كی ستر پوشی كی جاتی ہے.

اور اس شخص كے علاوہ دوسرے لوگ بھی اس طرح كا فعل كرنے كی جسارت كريں گے، يہ سب تو اس معصيت كے بارہ ميں ہے جو ہو چكی ہو، اور گزر چكی ہو "

ديكھيں: شرح مسلم حديث نمبر (١٦ / ١٣٥).

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے كہ آپ كو ايسے عمل كرنے كی توفيق نصيب فرمائے جن سے وہ راضی ہوتا اور انہيں پسند كرتا ہے، اور آپ كی بيوی پر احسان و كرم كرتے ہوئے اسے سچی اور پكی توبہ كرنے كی توفيق نصب كرے، اور آپ دونوں كو نيك و صالح اولاد عطا فرمائے.

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب